علم و علما کی اہمیت پر ایک نایاب تحریر

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء

تسہیل بنام

فیضانِ علم و علما

مصنف

رئیس المتکلمین

حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنان

(المتوفی ۱۲۹۷ھ)

عِلم و عُلَما کی اہمیت پر ایک نایاب تحریر

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء

تسہیل بنام

فیضانِ عِلم و عُلَما

مُصَنِّف

رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت علامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۹۷ھ)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ

(شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء

تسہیل بنام : فیضانِ عِلم وعُلَما

مصنف : رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان

پیشکش : مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت

سن طباعت : شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ، جون 2014ء

تعداد : 40000 (چالیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ: شہید مسجد کھارادار، باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ: دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، مرکز الاولیا لاہور

مکتبۃ المدینہ: امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، مدینۃ الاولیا ملتان

مکتبۃ المدینہ: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ صدر، پشاور

مکتبۃ المدینہ: چکرا بازار، نزد MCB، نواب شاہ

مکتبۃ المدینہ: چوک شہیداں میر پور، کشمیر

WWW.dawateislami.net

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست

کامل مومن کی نشانی

حضور اکرم، شافع اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص نیکی پر خوش اور برائی پر غمگین ہوتا ہے وہ (کامل) مومن ہے۔“

(المستدرک للحاکم، ۱/ ۱۶۳، حدیث: ۳۶)

پہلے اسے پڑھ لیجئے

امام اہلسنّت، مجدد اعظم امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے والد ماجد تاجُ العلما، رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (ولادت:۱۲۴۶ھ، وفات:۱۲۹۷ھ) نے مختلف عنوانات پر تقریباً 40 کتب و رسائل تصنیف فرمائے، جن میں سے ایک "فَضْلُ العِلْم والعلماء" بھی ہے۔ اس مختصر مگر کثیر اور عظیم فوائد پر مشتمل رسالے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ علم کی فضیلت، علما و طلبا کی شان و عظمت، ان کی صحبت کی برکت اور ان کی مالی معاونت کو قرآن و حدیث اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے۔

رسالہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے ایک کامل ولی کا ہے اور بڑی خوبیوں پر مشتمل ہے نیز ایک عرصہ سے نایاب تھا، اس لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ (دعوتِ اسلامی) سے اس بات کی خواہش ظاہر فرمائی کہ مجلس اس رسالے کو کتابت کے جدید تقاضوں کے مطابق تسہیل و تخریج وغیرہ کے ساتھ طبع (شائع) کروانے کی ترکیب بنائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے حکم پر یہ سعادت شعبہ تراجمِ کُتُب (عربی سے اُردو) کے حصہ میں آئی۔ شعبہ نے اس پر درج ذیل کام کئے ہیں:

(1)... آیاتِ مبارکہ P.D.F سے پیسٹ کی گئیں ہیں تاکہ غَلَطی کا اِمکان کم ہو۔

﴿2﴾... جہاں آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ مشکل تھا وہاں متن میں ہلالین () کے ساتھ یا پھر حاشیہ میں ترجمۂ کنزالایمان سے تسہیل کی گئی ہے۔

﴿3﴾... احادیثِ مبارکہ کی تخریج حتَّی المقدور اصل ماخذ سے کی گئی ہے۔

﴿4﴾... مشکل الفاظ کی تسہیل سادہ اور مُنَقَّش ہلالین میں دی گئی ہے اور بڑے جملوں کی تسہیل حاشیہ میں، جبکہ حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ یا محشی و مترجم کی طرف سے دی گئی تسہیل کو 12 کے عدد کے ساتھ ہلالین میں رکھا گیا ہے۔

﴿5﴾... عمدۃُ الاَذکیا علامہ محمد احمد مصباحی زِیْدَ مَجْدُہٗ (صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ہند) کے تراجم و حواشی کو برقرار رکھا ہے۔

﴿6﴾... تسہیل کے لئے حتَّی المقدور آسان اور عام فہم الفاظ استعمال کئے ہیں۔

﴿7﴾... ضروری اور مفید حواشی کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

﴿8﴾... آیات و روایات اور مضامین کے پیشِ نظر نئے عُنوانات قائم کئے ہیں نیز بزرگوں کے ناموں کے ساتھ "حضرتِ سیدنا" اور "دعائیہ کلمات" کا اضافہ کیا ہے۔

﴿9﴾... علاماتِ ترقیم (رُموز او قاف) کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿10﴾... جن فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں تھا ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

﴿11﴾... عنوانات اور ماخذ و مراجع کی فہرست بھی بنائی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے کو ہر عام و خاص کے لئے نفع بخش بنائے اور ہمیں اس مختصر رسالے کو نہ صرف خود مکمل پڑھنے کی بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں تک پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِمِ کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ)

تعارفِ مصنف

(رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مفتی نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن)

ولادت:

تاجُ العلما، رَأسُ الفُضَلا، رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن، حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی ولادتِ باسعادت یکم رجب المرجب ۱۲۴۶ھ بمطابق 1830ء، بریلی شریف کے محلہ ذخیرہ میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم اور دینی تربیت اپنے والد ماجد مولانا رضا علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے پائی۔ آپ کو مختلف علوم وفنون پر کامل مہارت حاصل تھی گویا کہ آپ علم و عمل کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھے۔

دینی خدمات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زبان وبیان، درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے جو دینی خدمات سرانجام دی ہیں وہ ایک مُسَلَّمہ حقیقت ہیں۔ آپ نے ساری زندگی دین کی نشرواشاعت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے مسلسل کوشش فرمائی۔

آپ نے مختلف علوم وفنون اور موضوعات پر بے مثال کتابیں لکھیں۔ آپ کے شہزادے مجددِ اعظم، سیِّدُنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے

آپ کی 25 سے زیادہ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کی مطبوعہ کتب میں سے سُرُوْرُ الْقُلُوْبِ فِی ذِکْرِ الْمَحْبُوْب اور اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِی تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ (المعروف: انوارِ جمالِ مصطفٰی) نے زیادہ شہرت پائی۔ فن تحریر و تقریر کے ساتھ ساتھ آپ ایک مایہ ناز مدرس بھی تھے۔ آپ کے شاگردوں میں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی شخصیات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

وصال باکمال:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال مبارک ۳۰ ذوالقعدہ ۱۲۹۷ھ بمطابق 1880ء کو 51 سال کی عمر میں ہوا۔ تدفین آپ کے والد ماجد کے پہلو میں ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(ماخوذ از "حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان، حیات اور علمی و ادبی کارنامے" مطبوعہ: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نفع نہ اٹھایا (یعنی علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق، ۵۱/۱۳۸)

آغازِ سخن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ،

علم، دین کا قطب ہے:

بعد حمد وصلاۃ کے واضح ہو کہ یہ چند فضائل وفوائد علم دین کے، واسطے ترغیبِ مومنین کے (مسلمانوں کے شوق کے لئے) لکھے جاتے ہیں۔ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: علم مدارِ کار اور قطبِ دین ہے (یعنی علم دین و دنیا میں کامیابی کی بنیاد ہے)۔[1] فِی الواقع (حقیقت میں) کوئی کمال دنیا و آخرت میں بے (بغیر) اس صفت (علم) کے حاصل اور ایمان بے (بغیر) اس کے کامل نہیں ہوتا۔ مصرعہ کہ

بے عِلم نَتواں خُدا رَا شَناخت[2]

اسی جگہ (وجہ) سے کہتے ہیں کہ کوئی راہ جناب اَحدیّت (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کی طرف (نزدیک) علم سے قریب تر اور کوئی چیز خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک جہل (بے علمی) سے بدتر نہیں۔

علم زندگی اور جہالت موت:

اَلۡعِلۡمُ بَابُ اللّٰہِ الۡاَقۡرَبُ، وَالۡجَھۡلُ اَعۡظَمُ حِجَابٍ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَ اللّٰہِ[3]۔

1... احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم... الخ، ۱/ ۲۹

2... بغیر علم کے خدا کو پہچان نہیں سکتے۔ ۱۲م

3... علم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا قریب تر دروازہ ہے اور جہل (بے علمی) تمہارے اور خدا (تعالٰی)...

علم موجِب حیات (زندگی کا باعث) بلکہ عَینِ حیات اور جہل (بے علمی) مورثِ موت (موت کا سبب) بلکہ خود موت ہے۔

لَاتَعْجَبْ عَلَى الْجُهُوْلِ حِلْيَةً فَذَاکَ مَيْتٌ وَثَوْبُه كَفَنٌ[1]

اگر خدا (تعالیٰ) کے نزدیک کوئی شی (شے) علم سے بہتر ہوتی آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مقابلہ ملائکہ (فرشتوں کے مقابل) میں دی جاتی۔ تسبیح وتقدیس (پاکی بیان کرنا) فرشتوں کی، "علم اسماء" کے برابر نہ ٹھہری (تو پھر) علم حقائق و دیگر عُلُومِ دینیہ کی بزرگی کس مرتبہ میں ہوگی؟[2] مصرعہ:

قِیاس کُن زِ گُلِستانِ مَن بَہارِ مَرا[3]

قرآن کریم میں فضائلِ علما کا بیان

علم کی تین فضیلتیں:

آیات: (پہلی آیت) اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ فرماتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا

گواہی دی اللہ نے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اس کے اور فرشتوں نے اور عالموں

... کے درمیان سب سے بڑا حجاب (بڑی رکاوٹ) ہے۔ ۱۲م

1 ... جاہل کے جسم پر (موجود) کسی زیور سے حیرت میں نہ پڑو کہ وہ تو مردہ ہے اور اس کا جامہ (لباس) کفن (ہے۔) ۱۲مترجم (تفسیر النسفی، پ۹، سورۃ الانفال، تحت الآیۃ: ۲۴، ص۴۰۹، بتغیر لفظ)

2 ... یعنی جب علم اسما کی یہ شان ہے تو پھر علم حقائق وغیرہ کا کیا مقام ہوگا۔

3 ... میرے باغ سے ہی میری بہار کا اندازہ کرلے۔

بِالْقِسْطِ ؕ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۱۸) نے۔ وہ (اللہ) بانصاف (انصاف والا) ہے۔

اس آیت سے تین فضیلتیں علم کی ثابت ہوئیں:

اَوَّل: خدائے عَزَّوَجَلَّ نے علما کو اپنے اور فرشتوں کے ساتھ ذکر کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت (انتہاء ۱۲) نہیں رکھتا۔

دُوُم: اُن (علما) کو فرشتوں کی طرح اپنی وحدانیت (ایک ہونے) کا گواہ اور اُن کی گواہی کو وَجہِ ثبوت اُلوہیّت (اپنے معبود ہونے کی دلیل) قرار دیا۔

سِوُم: اُن (علما) کی گواہی مانندِ گواہی ملائکہ کے (فرشتوں کی گواہی کی طرح) معتبر ٹھہرائی۔

عالم کی گواہی کی شان:

دوسری آیت: (اس آیت) میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے) اپنی اور عالم کی گواہی کو کافی فرمایا:

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۠ (پ۱۳، الرعد: ۴۳)

کہہ (تم فرماؤ) کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے بیچ میں اور وہ شخص جس کے پاس علم کتاب کا ہے۔

مراتب کی بلندی:

تیسری آیت:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ یعنی اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۱)

ایمان لائے تم میں سے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے دَرَجے۔[1]

یہاں (اس آیت) سے ثابت ہوا کہ علم ایمان کی طرح بلندیِ مراتب کا سبب ہے۔

کمالِ ایمان اور خوفِ خدا کا ذریعہ:

چوتھی آیت:

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَاۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۷) (پ۳، اٰل عمرٰن:۷)

اور پکّے لوگ علم میں (پختہ علم والے) کہتے ہیں ہم (اس پر) ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

یہ آیت اہلِ علم کے کمالِ ایمان و عمل اور نہایت (انتہائی ۱۲) اِنْقِیاد (تابع داری ۱۲) پر دلالت کرتی ہے۔

علم والے ہی ڈرتے ہیں:

پانچویں آیت:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ (پ۲۲، فاطر:۲۸)

جُزِیں نیست (اس کے علاوہ بات کچھ نہیں) کہ ڈرتے ہیں اللہ کے بندوں میں سے علما[2]۔

---

[1]... اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

[2]... اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور وجہ اِس حصر کی (یعنی ڈر کو علما کے ساتھ خاص کرنے کی وجہ) ظاہر ہے کہ جب تک انسان خدا کے قہر (غضب) اور بے پرواہی (بے نیازی) اور احوالِ دوزخ اور اَہوالِ قیامت (قیامت کی ہولناکیوں) کو بتفصیل (تفصیل کے ساتھ) نہیں جانتا (اس وقت تک) حقیقت خوف و خشیت کی اُس کو حاصل نہیں ہوتی اور تفصیل ان چیزوں کی علماء کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

مولوی کا معنی و مفہوم:

چھٹی آیت:

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۷۹)	ولیکن تم ہو جاؤ اللہ والے بسبب کتاب سکھانے تمہارے اور بسبب درس کرنے تمہارے کے [1]۔

یہاں (اس آیت مبارکہ) سے ظاہر ہوا کہ مُقتضائے علم (علم کا تقاضا) یہ ہے کہ آدمی تمام عالَم سے علاقہ (تعلق ۱۲) قطع (ختم) کر کے خدا ہی کا ہو جاوے اور اسی سے کام رکھے۔ اسی واسطے عالِم کو "مَولَوِی" کہتے ہیں، منسوب بمَولیٰ یعنی اللہ والا۔

ساتویں آیت:

مَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۹)	جو حکمت دیا گیا بہت بھلائی دیا گیا۔

---

[1]... اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور ظاہر ہے کہ جو بہت بھلائی دیا گیا اُس کا مرتبہ بھی بہت بڑا ہو گا۔

قرآن کریم سمجھنے والے:

آٹھویں آیت:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۰، العنکبوت: ۴۳)	یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں ہم ان لوگوں کے لئے اور نہیں سمجھتے اُن کو مگر جاننے والے (یعنی علم والے)۔

نویں آیت:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ (پ۲۰، القصص: ۸۰)	کہا اُن لوگوں نے جو علم دیئے گئے خرابی تم پر ثواب خدا کا بہتر ہے اُس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔

یہاں (اس آیت طیبہ) سے ظاہر ہوا کہ قدر و منزلت دارِ آخرت کی (آخرت کا مقام و مرتبہ) علما ہی خوب جانتے ہیں۔

عالم اور جاہل برابر نہیں:

دسویں آیت:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۹)	تو کہہ (تم فرماؤ) کیا برابر ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے۔

یعنی جاہل کسی طرح عالم کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔

(علما کی فضیلت میں) احادیث و آثار

عالم کی عابد پر فضیلت:

﴿1﴾... ترمذی نے روایت کیا کہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا ایک عابد دوسرا عالم، آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ (ترجمہ) بزرگی (فضیلت) عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے کمتر پر۔ (1)

علم کے سبب بخشش:

﴿2﴾... اور وارِد ہوا (یعنی حدیث شریف میں آیا ہے) کہ جب پروردگار (عَزَّوَجَلَّ) قیامت کے دن اپنی کرسی پر واسطے فیصلہ بندوں کے (یعنی بندوں کے درمیان فیصلہ فرمانے) بیٹھے گا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے تو) علما سے فرمائے گا:

اِنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ عِلْمِیْ وَ حِلْمِیْ فِیْ کُمْ اِلَّا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَکُمْ وَلَا اُبَالِیْ

خلاصۂ معنی یہ ہے کہ میں نے اپنا علم و حلم (نرمی) تم کو صرف اسی ارادے سے عنایت کیا کہ تم کو بخش دوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ (2)

سب سے بڑے سخی:

﴿3﴾... بیہقی روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ

---

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۴

(2)... المعجم الکبیر، ۲/ ۸۴، حدیث: ۱۳۸۱

(عَزَّوَجَلَّ) بڑا جَواد (سب سے زیادہ نوازنے والا) ہے اور میں سب آدمیوں میں بڑا سخی ہوں اور میرے بعد اُن میں بڑا سخی وہ ہے جس نے کوئی علم سیکھا پھر اس کو پھیلا دیا۔[1]

شہدا کا خون اور علما کی سیاہی:

﴿4﴾...(امام) ذہبی نے روایت کیا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن علما کی دَواتوں کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے گا رُوشنائی (سیاہی) ان کی دواتوں کی شہیدوں کے خون پر غالب آئے گی۔[2]

علما شفاعت کریں گے:

﴿5﴾...اِحیاء العلوم میں مرفوعًا[3] روایت کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن عابدوں اور مجاہدوں کو حکم دے گا بہشت (جنت) میں جاؤ۔ علما عرض کریں گے: الٰہی! انہوں نے ہمارے بتلانے سے عبادت کی اور جہاد کیا۔ حکم ہوگا: تم میرے نزدیک بعض فرشتوں کی مانند ہو، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہو۔ پس (علما پہلے) شفاعت کریں گے پھر بہشت (جنت) میں جاویں گے۔[4]

1...شعب الایمان، باب فی نشر العلم، ۲/ ۲۸۱، حدیث: ۱۷٦۷، باختصار

2...جامع بیان العلم وفضلہ، باب تفضیل العلماء علی الشهداء، ص۴۸، حدیث: ۱۳۹

3... مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتی ہو۔(نزھة النظر فی توضیح نخبة الفکر، ص۱۰٦)

4...احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم...الخ، ۱/ ۲٦

راہِ علم میں مرنے کی فضیلت:

﴿6﴾... اور حدیث شریف میں آیا کہ جو شخص طلب علم میں مر جائے گا خدا (عَزَّوَجَلَّ) سے ملے گا دراں حالیکہ (اس حال میں کہ) اُس میں اور پیغمبروں میں درجۂ نبوت (اور اس کے کمالات) کے سوا کوئی درجہ نہ ہو گا۔[1]

70 صدیقین کا ثواب:

﴿7﴾... اور حدیث میں آیا ہے جو شخص ایک باب علم کا اوروں (دوسروں) کے سکھانے کے لئے سیکھے اُس کو ستر (70) صدیقوں کا اجر دیا جاوے۔[2]

فرشتے سایہ کرتے ہیں:

﴿8﴾... اور مَعالِمُ التَّنزِیل میں لکھا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص طلبِ علم میں سفر کرتا ہے فرشتے اپنے بازوؤں سے اُس پر سایہ کرتے ہیں اور مچھلیاں دریا میں اور آسمان وزمین اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔[3]

عالم کی زیارت کی فضیلت:

﴿9﴾... (حضرت سیِّدُنا) امام غزالی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی) نے روایت کیا کہ عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کی نماز وروزہ سے بہتر ہے۔[4]

1... سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم و العالم، ۱/ ۱۱۲، حدیث: ۳۵۴

2... الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم... الخ، ۱/ ۶۸، حدیث: ۱۱۹

3... ابو داود، کتاب العلم، باب فی کتاب العلم، ۳/ ۴۴۵، حدیث: ۳۶۴۱، بتغیر

4... منہاج العابدین، الباب الاول، ص ۱۱

علم والوں سے بھلائی کا ارادہ:

﴿10﴾... بخاری اور ترمذی نے بسَنَدِ صحیح [1] روایت کیا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (ترجمہ) خدائے تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں دانشمند (دین کی سمجھ عطا) کرتا ہے۔[2]

"اشباہ والنظائر" میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی اپنے انجام سے واقف نہیں ہوتا سوا فقیہ [3] کے، (کیونکہ وہ) بَاِخبارِ مُخْبِرِ صادق (سچی خبریں دینے والے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتانے سے) جانتا ہے (کہ) اُس کے ساتھ خدا (تعالیٰ) نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔[4]

عذاب سے بچانے والی شے:

دُرِّ مختار میں (حضرت سیِّدُنا) اسمعیل بن ابی رَجا (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو خواب میں دیکھا۔ حال پوچھا۔ (انہوں

1... صحیح حدیث سے مراد "وہ حدیث پاک ہے جس کی سند متصل ہو، اس کے راوی عادل اور تامُّ الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر مُعَلَّل ہو۔" (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص۵۸)

2... بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، ۱/ ۴۱

3... علمائے اُصول کے نزدیک فقیہ وہ عالم ہے جو شرعی وفُروعی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جانتا ہو اور فُقَہا کے نزدیک احکام شرعیہ اور مسائل شرعیہ کا علم حاصل کرکے ان کو یاد کرلینے والا فقیہ کہلاتا ہے جبکہ صوفیا اور عارفین کے نزدیک فقیہ وہ شخص ہے جو احکام شریعت کو جاننے کے بعد ان پر عمل کرے۔ (درمختار مع ردالمحتار، مقدمۃ الکتاب، ۱/ ۹۸، ملخصا)

4... الاشباہ والنظائر، الفن الثالث: الجمع والفرق، ص۳۴۷

نے) کہا: مجھے خدا (عَزَّوَجَلَّ) نے بخش دیا اور فرمایا: اگر میں تجھ پر عذاب کرنا چاہتا علم عنایت نہ فرماتا۔[1]

انبیا کے وارث:

﴿11﴾... ابوداوٗد نے (حضرت سیِّدُنا) ابودرداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کیا کہ رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص طلبِ علم میں (کسی) ایک راہ چلے خدا اُسے بِہِشت (جنت) کی راہوں سے ایک راہ چلادے اور بے شک فرشتے اپنے بازو طالبِ علم کی رضامندی کے واسطے بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے استغفار کرتے ہیں سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور بے شک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی (فضیلت) سب ستاروں پر اور بے شک علما وارث انبیاء کے ہیں اور بے شک پیغمبروں نے درہم و دینار میراث نہ چھوڑی (بلکہ) علم کو میراث چھوڑا ہے پس جو علم حاصل کرے اُس نے بڑا حصہ حاصل کیا۔[2]

فرشتوں کی دنیا میں چرچے:

﴿12﴾... اور صحیح مسلم کی روایت میں وارِد ہوا کہ جو شخص طلبِ علم میں کوئی راہ چلے گا خدا (عَزَّوَجَلَّ) اُس کے لئے بِہِشت (جنت) کی راہ آسان کرے گا اور جب کچھ لوگ خدا (تعالٰی) کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتابُ الله پڑھتے ہیں اور

1... الدر المختار معہ رد المحتار، المقدمة، مطلب: یجوز تقلید المفضول... الخ، ۱/ ۱۲۵

2... ابوداود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۴/ ۴۴۴، حدیث: ۳۶۴۱

آپس میں درس کرتے (پڑھتے پڑھاتے) ہیں اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا (عَزَّوَجَلَّ) اپنے پاس والوں کے سامنے اُن کا ذکر کرتا ہے[1] یعنی فرشتوں پر اُن کی خوبی اور اپنی رضامندی اُن سے ظاہر فرماتا ہے۔

مجلس علم میں حاضری کی فضیلت:

﴿13﴾... اور (حضرت سیّدُنا) ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی حدیث میں ہے: عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور قراءتِ قرآن؟ یعنی کیا علم کی مجلس میں حاضر ہونا قراءتِ قرآن سے بھی افضل ہے؟ فرمایا: آیا (کیا) قرآن بے (بغیر) علم کے نفع بخشتا ہے؟[2] یعنی فائدہ قرآن کا بے علم کے حاصل نہیں ہوتا۔

ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری:

﴿14﴾... امام مُحی السُّنّہ بغوی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) مَعالِمُ التَّنزِیل میں لکھتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔[3] اور وجہ اُس کی ظاہر ہے کہ عابد اپنے نفس کو دوزخ سے بچاتا ہے اور عالِم ایک عالَم

---

[1]... مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، ص۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹

[2]... قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، باب ذکر الفرق بین علماء الدنیا... الخ، ۱/ ۲۵۷

[3]... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۲۶۹۰

(بہت سے لوگوں) کو ہدایت فرماتا ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے آگاہ کرتا ہے۔[1]

علما پر رحمتوں کا نزول:

﴿15﴾... اور ترمذی کی حدیث میں ہے: تحقیق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے فرشتے اور سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتے ہیں علم سکھانے والے پر جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے۔[2]

درجہ نبوت سے قریب تر:

﴿16﴾... (حضرت سیِّدُنا) امام غزالی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی) اِحیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں کہ

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: نزدیک تر لوگوں کے (لوگوں میں

1...

صاحِبدِلے بمدرسہ آمد زِ خانقاہ   بشکست عہدِ صُحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود   تاکردِی اختیار ازاں اِیں فریق را
گُفت اُو گلیم خَویش برُوں می بَرَد زِ موج   وِیں جُہد کُند کہ بگیرد غریق را

ترجمہ: ایک عارف عابدوں سے عہدِ ہم نشینی توڑ کر، خانقاہ (مقامِ گوشہ نشینی وعبادت گاہ) چھوڑ کر میرے مدرسہ میں آگیا، میں نے اس سے کہا: عالم وعابد کے درمیاں کیا فرق تھا، ان دو میں سے صحبتِ علما کو تو نے کیوں اختیار کیا؟ اس نے جواب دیا: عابد تلاطم خیز موجوں سے صرف خود کو بچائے اور عالم کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے کو باہر نکال لائے۔ (گلستان)

2... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۴

سے) درجۂ نبوت سے علماء و مجاہدین ہیں۔[1]

یعنی اُن (علما و مجاہدین) کا مرتبہ پیغمبروں کے مرتبہ سے بہ نسبت تمام خلق (مخلوق) کے قریب ہے کہ اہل علم اُس چیز پر جو پیغمبر لائے دلالت کرتے ہیں اور اہل جہاد اُس چیز پر کہ پیغمبر لائے تلواروں سے لڑتے ہیں[2]۔

مرنے کے بعد علم کا فائدہ:

﴿17﴾... مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر (علاوہ) تین چیزوں سے: (۱)... کوئی صدقۂ جاریہ چھوڑ گیا یا (۲)... ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع ہو یا (۳)... لڑکا صالح (نیک اولاد) کہ اُس (مرنے والے) کے واسطے دعا کرے۔[3] یعنی تین چیزوں کا فائدہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست:

﴿18﴾... (حضرت سیِّدُنا) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد ہوا: اے ابراہیم! میں عَلِیم ہوں، ہر عَلِیم کو دوست رکھتا ہوں[4] یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری اِس صفت (علم) پر ہے وہ میرا محبوب ہے۔

1... احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم... الخ، ۱/ ۲۰

2... یعنی علما حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور مجاہدین شریعت کی حفاظت کے لئے کفار سے لڑتے ہیں۔

3... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان... الخ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

4... جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۷۰، حدیث: ۲۱۳

﴿19﴾... (حضرت سیّدُنا) مولیٰ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) فرماتے ہیں کہ عالِم روزہ دار شب بیدار (یعنی عالم دن رات عبادت کرنے والے) مجاہد سے افضل ہے۔

رات بھر عبادت سے بہتر:

﴿20﴾... کسی نے مجتہد (حضرت سیّدُنا) ابو بکر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے پوچھا کہ فقیہ کو قراءتِ قرآن بہتر ہے یا درسِ فقہ؟ فرمایا: ابو مطیع (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے منقول ہے کہ ہمارے اصحاب کی کتابوں کو بغیر قصد سیکھنے کے (صرف) دیکھنا شب بیداری (رات بھر عبادت) سے بہتر ہے۔[1]

﴿21﴾... (حضرت سیّدُنا) ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک مسئلہ سیکھنا رات بھر کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔[2]

عابد و عالم کی موت میں فرق:

﴿22﴾... (حضرت سیّدُنا) عمر (فاروق) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: ہزار عابد قائِمُ اللیل (رات میں عبادت کرنے والوں اور) صائِمُ النہار (دن میں روزہ رکھنے والوں) کا مرنا ایک عالم کی "کہ خدا کے حلال و حرام پر صبر کرتا ہے" موت کے برابر نہیں[3]۔[4]

---

❶... المحیط البرھانی، کتاب الاستحسان والکراھیۃ، الفصل الثانی و الثلاثون فی المتفرقات، ۶/ ۱۵۳

❷... الفقیہ والمتفقہ، فضل التفقہ علی کثیر من العبادات، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۵۵

❸... یعنی ایک ہزار عبادت گزاروں کی موت ایک باعمل عالم کی موت کے برابر نہیں۔

❹... جامع بیان العلم وفضلہ، باب تفضیل العلم علی العبادۃ، ص ۴۲، حدیث: ۱۱۵

آسمان میں عالِم کا مقام:

﴿23﴾... (حضرت سیِّدُنا) امام غزالی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی) لکھتے ہیں کہ (حضرت سیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: "عالم باعمل" کو ملکوتِ آسمان (آسمان کی سلطنت) میں "عظیم" یعنی بڑا شخص کہتے ہیں۔[1]

اسی طرح فضائل وفوائد اِس صفت (علم) کے اخبار وآثار (احادیث وروایات) میں بے شمار وارِد ہیں، صرف یہ بات کہ وہ صفت جناب اَحدیّت (اللہ عَزَّوَجَلَّ) اور حضرت رسالت (حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہے، اُس کی فضیلت میں کفایت کرتی (کافی) ہے[2]۔ بھلائی دونوں جہان کی علم سے حاصل ہوتی ہے اور سعادتِ دارین بوسیلہ اِس صفت کے (یعنی دونوں جہاں کی بھلائی علم کے سبب) ہاتھ آتی ہے۔ جاہل در حقیقت حیوان مطلق ہے کہ فضل انسان کا (انسان کی فضیلت) "ناطق" (کلام) ہے پس آدمی کو لازم ہے کہ اِس دولتِ عُظمیٰ کی تحصیل (علم حاصل کرنے) میں کوشش کرتا رہے[3] اور اس کے موانع (روکنے والے امور) کو دفع (دور) کرے۔

1... الزهد للامام احمد، مواعظ عیسی علیه السلام، ص۹۷، حدیث: ۳۳۰

2... یعنی علم کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفت ہے۔

3... اُغْدُ مُعَلِّمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ (ترجمہ:) صبح کو نکل معلّم (سکھانے والا) ہو کر یا متعلّم (سیکھنے والا) ہو کر یا سامِع (علم کی بات سننے والا) ہو کر یا علم دوست ہو کر اور پانچواں نہ بن کہ ہلاک ہو۔ ۱۲ام

(شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی طلب العلم وشرف مقدارہ، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۱۷۰۹)

علم کی رکاوٹوں اور ان کے علاج کا بیان

علم کے موانع[1] اور ان کے دفیعے[2]:

اور موانع اِس صفت کے (یعنی علم کی راہ میں رکاوٹیں) آٹھ (8) ہیں۔

مانع اوّل ﴿پہلی رکاوٹ﴾:

شیطان کہ جس قدر عداوت (دشمنی) علم سے رکھتا ہے دوسری صفت سے نہیں رکھتا اور جس قدر وسوسے اِس کام سے روکنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے کسی کام سے روکنے کے لئے نہیں ڈالتا۔

مگر بطریق دفع (دور کرنے کا طریقہ) اس کا سہل (آسان) ہے کہ جب مسلمان علم کی فضل وبزرگی اور طالب علم کے ثواب کو کہ شمّہ (یعنی کچھ اجر و ثواب) اُس کا مذکور ہوا تصور کرے گا (تو) شیطان کی بات ہر گز نہ سنے گا۔ آیت وحدیث کے مقابلہ میں اس ملعون کا وسوسہ کیا اعتبار رکھتا ہے؟

مانع دوم ﴿دوسری رکاوٹ﴾:

نفس کہ محنت و مَشَقّت سے متنفر (نفرت کرتا) اور آسائش وراحت کی طرف مائل ہے۔ لیکن جب آدمی خیال کرتا ہے کہ دنیا دارِ فانی (فنا کا گھر) اور آخرت عالَم جاوِدانی (ہمیشگی کا گھر) ہے، اگر یہاں (دنیا میں) طلب علم میں تھوڑی محنت کہ ہزاروں لُطف

---

[1]... رکاوٹیں

[2]... علاج

و کیفیت سے خالی نہیں اختیار کرونگا اُس عالم (آخرت) میں بڑے بڑے مرتبے پاؤنگا تو محنت و مَشقّت اُسے سہل (آسان) ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعد ایک عرصہ کے ایسا مزہ اور لُطف حاصل ہوتا ہے کہ اگر ایک روز کتاب نہیں دیکھتا دل بے چین ہو جاتا ہے۔

مانع سوم ﴿تیسری رکاوٹ﴾:

خَلق (مخلوق) کہ تعلق اس سے تحصیل علم کو مانع (رکاوٹ) ہوتا ہے۔ لیکن ابتداءِ امر (شروع) میں تھوڑا وقت اس کام کے واسطے خاص کر سکتا ہے اور جب کیفیت (لُطف ولذت) علم کی حاصل ہوتی ہے (تو) اَز خود (اپنے آپ) کتاب کے سوا تمام عالَم سے نفرت ہو جاتی ہے۔ ؎

ہَمنَشینے بِہ اَز کتاب مَخواہ — کہ مُصاحِب بُوَد گہ و بے گاہ

اِیں چُنیں ہَمدَم و رَفیق کہ دِید — کہ نَرَنجِید و ہَم نَرَنجانید [1]

مانع چہارم ﴿چوتھی رکاوٹ﴾:

طلبِ عزت۔ اور اَدنیٰ تامُّل (معمولی غور و فکر) سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزتِ دنیا کی، عزتِ آخرت کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ جو شخص دنیا کے لئے علم کو کہ عزتِ آخرت کا سبب ہے ترک کرتا ہے، در حقیقت اپنی جان ذلت میں ڈالتا ہے اور جو علم کو دنیا کی جاہ و حشمت (عزت و عظمت) پر ترجیح دیتا ہے خدائے عَزَّوَجَلَّ اُسے دنیا کی عزت بھی عنایت کرتا ہے۔

1... کتاب سے زیادہ بہتر دوست تو مت چاہ! کیوں کہ یہ وقت و بے وقت (ہر حال میں) ساتھ رہے، ایسا رفیق و ہمنشیں کسی نے دیکھا؟ کہ جو نہ ناراض ہو اور نہ ستائے۔

(حضرت سیِّدُنا) ابو اسود (رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کہتے ہیں: علم سے کسی چیز کی عزت زیادہ نہیں۔ بادشاہ سب لوگوں کے حاکم ہیں اور علما بادشاہوں کے۔[1] دیکھو اس زمانہ (میں ۱۲) بھی جو کچھ لکھ دیتے ہیں حکام وقت اہل اسلام کے مقدمات میں اس پر عمل کرتے ہیں۔

علم چاہیے یا بادشاہت؟

(حضرت سیِّدُنا) ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے منقول ہے کہ (حضرت سیِّدُنا) سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کو علم اور مال میں مُخَیَّر کیا گیا (اختیار دیا گیا) کہ مُلک (بادشاہت) ومال لو یا علم اختیار کرو۔ آپ (عَلَیۡہِ السَّلَام) نے علم اختیار کیا ملک ومال بھی حاصل ہوا۔[2]

حضراتِ انبیا اور علم:

اے عزیز! علم سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ (حضرت سیِّدُنا) آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو علم اَسما (اشیاء کے ناموں کے علم) نے مسجودِ ملائکہ (فرشتوں سے سجدہ کی نعمت) اور حضرت خضر کو علم لَدُنِّی[3] نے اُستاذی موسٰی عَلَیۡہِمَا السَّلَام (کا شرف دلوایا) اور (حضرت سیِّدُنا) یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کو علم تعبیر (خوابوں کی تعبیر کے علم) نے مصر کی بادشاہی اور (حضرت

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم...الخ، ۱/ ۲۲

2 ...التفسیر الکبیر، پ۱، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۱، ۱/ ۴۱۰

3 ... مفسِّرین نے فرمایا: علم لَدُنِّی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام (بغیر سیکھے دل میں) حاصل ہو۔ (خزائن العرفان، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۶۵)

سیِّدُنا) سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو علم مَنۡطِقُ الطَّیۡر (پرندوں کی بولیاں سمجھنے کے علم) نے بلقیس سی عورت (دلوائی) اور (حضرت سیِّدَتُنا) مریم کو علم عیسٰی عَلَیۡہِمَا السَّلَام نے تشنیعِ قوم (لوگوں کی ملامت) سے نجات دی۔ ایک نکتۂ علمی (علم کی معنٰی خیز بات) نے مورِ ضعیف (کمزور چیونٹی ۱۲) کا یہ مرتبہ کیا کہ پَروردگار (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کا قصہ قرآن میں بیان فرمایا۔ جو شخص علم کی قدرومنزلت جانتا ہے سلطنت ہَفۡت کِشۡوَر (ساری دنیا کی بادشاہت) اُس کے نزدیک کچھ قدروقیمت نہیں رکھتی۔

علم کی لذت:

نقل (منقول) ہے کہ ایک امیدوار بادشاہ کے دربار میں گیا۔ بادشاہ نے کہا: تو جاہل ہے، ہماری خدمت کے لایق (لائق) نہیں۔ اُس نے امام غزالی (عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی) سے علم حاصل کیا اور اُس کی لذت اور دنیا کی آفت اور صحبت مُلوک واُمَراء کی مَضَرّت (بادشاہوں اور سرداروں کی صحبت کے نقصان) سے واقف ہوا۔ ایک روز بادشاہ نے اُسے بلایا اور امتحان کے بعد فرمایا: اب تو ہماری ملازمت کے لایق (لائق) ہو گیا، جو عہدہ چاہیئے حاضر ہے۔ اُس نے کہا: جب (اُس وقت) میں آپ کے کام کا نہ تھا اور اب آپ میرے کام کے نہیں، جب آپ نے مجھے پسند نہ کیا اور اب میں آپ کو پسند نہیں کرتا۔

مانع پنجم ﴿پانچویں رکاوٹ﴾:

تَحۡصیلِ مال (مال کا حُصول) اور ظاہر ہے کہ ثَروتِ فانی (دولت فانی) اس دولتِ

باقی کے برابر نہیں ہو سکتی۔ مال رہ جاتا ہے اور علم قبر میں ساتھ جاتا ہے اور ہر وقت مدد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ بِہِشْت (جنت) میں لے جاتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم پڑھانے (دوسروں کو سیکھانے) سے بڑھتا ہے۔ مالدار مال کا نگہبان ہے اور علم عالم کی نگہبانی کرتا ہے۔ علاوہ بریں (نیز) جو شخص خدا (تعالیٰ) کے واسطے تحصیل مال پر طلبِ علم کو ترجیح دیتا ہے خدا (عَزَّوَجَلَّ) اُسے محتاج نہیں رکھتا۔ (حضرت سیِّدُنا) امام غزالی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی) احیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں: مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَهَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب (ترجمہ) جو شخص دین خدا میں دانائی حاصل کرتا ہے خدائے تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اُس کو اُس چیز سے کہ غمگین کرے کفایت کرتا ہے (یعنی اس کے غموں کو دور کرتا ہے) اور اس کو ایسی جگہ سے کہ نہیں جانتا رزق پہونچاتا ہے[1]۔[2]

مانعِ ششم ﴿چھٹی رکاوٹ﴾:

خطرِ مآل (انجام کا خوف) کہ جب آدمی قلتِ عمر (مختصر زندگی) اور کمی فرصت (فراغت کی کمی) کو خیال کرتا ہے گھبرا کر کہتا ہے: "علم بحرِ بے کنار (وسیع سمندر) ہے، اس تھوڑے وقت میں عبور اس سے (اسے پار کرلینا) دُشوار ہے۔" اور یہ (خیال) محض جہالت ہے۔ ہر چند (کسی صورت) کمال اِس دولت کا (سارا کا سارا علم) کسی کو حاصل نہیں ہوتا یہاں تک کہ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حکم ہوتا ہے: قُلْ رَّبِّ

1... یعنی اسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان نہ ہو۔

2... احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم... الخ، ۱/۲۱

زِدۡنِیۡ عِلۡمًا۔ [1] مگر کوئی طالب علم محروم نہیں رہتا۔

نتیجہ عُلومِ دینیہ کا (دینی علوم کی انتہا) کسی حد پر موقوف نہیں جس قدر حاصل ہوگا فائدہ بخشے گا۔ بالفرض اگر مطلب (جتنا علم حاصل کرنا مقصود ہو اس) کو نہیں پہونچے گا اور اس (علم کی) طلب میں مر جائے گا (تو) قیامت کے دن علما کے گروہ میں اٹھے گا۔

یہ فائدہ کیا کم ہے جو مآل (انجام) کا اندیشہ اور غم ہے؟ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنۡ قَالَ (کسی نے کیا خوب کہا)۔

دَر راہِ تُو بمیرَم گرچہ تُرا نہ بینَم   بارے خَلاص یابَم اَز ننگِ زِندگانی [2]

مجلس علما کے سات فائدے:

(حضرت سیِّدُنا) فقیہ ابو اللیث سمرقندی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس میں جاوے اُس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ اُس سے استفادہ (یعنی اپنی کوشش سے کوئی فائدہ حاصل) نہ کرے۔

﴿1﴾... اَوّل: جب تک اُس مجلس میں رہتا ہے گناہوں اور فسق و فُجور سے بچتا ہے۔

﴿2﴾... دُوُم: طلَبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

﴿3﴾... سِوُم: طلب علم کا ثواب پاتا ہے۔

1... تم فرماؤ اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔ ۱۲ مترجم (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱۴)

2... تیری راہ میں مر جاتا ہوں اگرچہ تجھے نہیں دیکھتا، ایسی رسوا زندگی سے ایک دفعہ چھٹکارا پا جاؤں۔

﴿4﴾... چہارُم: اُس رحمت میں کہ جلسۂ علم (علم کی مجلس) پر نازل ہوتی ہے شریک ہوتا ہے۔

﴿5﴾... پنجم: جب تک علمی باتیں سنتا ہے عبادت میں ہے۔

﴿6﴾... ششم: جب کوئی دقیق (مشکل) بات اُن (علما) کی اِس کی سمجھ میں نہیں آتی (تو) دل اس کا ٹوٹ جاتا ہے اور شکستہ دلوں (ٹوٹے دل والوں) میں لکھا جاتا ہے۔[1]

﴿7﴾... ہَفتُم: علم و علما کی عزت اور جہل و فسق (بے علمی وبرائی) کی ذلت سے واقف ہو جاتا ہے۔[2]

کہتا ہوں میں: جو ثواب کہ عالم کی زیارت اور اُس کی مجلس میں حاضر ہونے پر موعود (یعنی جس ثواب کا وعدہ) ہے (وہ) اس سے علاوہ ہے۔

مانع ہفتم ﴿ساتویں رکاوٹ﴾:

نہ ملنا اُستاذ شفیق کا (یعنی مہربان استاذ کا نہ ملنا بھی حُصولِ علم میں رکاوٹ بنتا ہے)۔

مانع ہشتم ﴿آٹھویں رکاوٹ﴾:

فکرِ مَعاش (کمانے کی فکر) اور مراد اس سے بقدر ضرورت ہے کہ زائد (ضرورت

1... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب "فضائل دعا" صفحہ 70 پر مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی دلِ شکستہ سے بہت قریب ہے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے: ((اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِی))۔ ترجمہ: میں ان دلوں کے پاس ہوتا ہوں جو میری خاطر ٹوٹتے ہیں۔
(مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، بدایۃ الھدایۃ، ص ۳۹۶)

2... تنبیہ الغافلین، باب فضل مجالس العلم، ص ۲۳۷، بتغیر

سے زیادہ) زائد (فضول) ہے۔

اور یہ دونوں (آخری رکاوٹیں) بہ نسبت اور موانع (دیگر رکاوٹوں) کے قوی (بڑی) ہیں کہ جب استاذ شفقت سے نہ پڑھاوے گا شاگرد کو کیا آوے گا اور جس کو رزق نہ ملے گا علم پر کس طرح محنت کرے گا۔ مصرعہ (مشہور ہے:)

پَراگندَہ رُوزی پَراگندَہ دِل [1]

اور بڑی وجہ ان (آخری دونوں رکاوٹوں) کی قوت کی یہ ہے کہ دفع (دور کرنا) اِن کا طلبہ کے اختیار میں نہیں۔

علم اور علما کی خدمت کا بیان

امداد علم کیلئے اغنیاءِ اسلام سے خطاب:

ہاں رؤساءِ کرام (معزز نواب) اور اغنیاءِ اہلِ اسلام (دولت مند مسلمان) اگر ایک دو مُدرِّس (پڑھانے والے) اور کسی قدر وظیفہ طلَبہ کے واسطے مقرر کر دیں تو طلبہ اِن دونوں موانع (رکاوٹوں) سے نجات پا کر بَفراغِ خاطر (دل جمعی کے ساتھ) طلَبِ علم میں کوشش کریں اور جس قدر ثواب پڑھانے اور پڑھنے والوں کو کہ حد و نہایت نہیں رکھتا (بے انتہا) ملے اُس قدر (اُتنا ہی) بلکہ اُس سے زیادہ (ثواب) مدرَسہ جاری کرنے والوں خصوصًا اس شخص کو جو اوروں (دوسروں) کو اِس امرِ خیر (نیک کام) کی ترغیب دے حاصل ہو۔

1... تنگدستی و غریبی بے سکونی و پریشان حالی ہے۔

علم کی اشاعت کا ثواب:

صحیح حدیث میں آیا ہے: اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ (ترجمہ) بھلائی پر دلالت (راہ نمائی) کرنے والا مانند بھلائی کرنے والے کے ہے (یعنی بھلائی کرنے والے کی طرح)۔[1]

سِوا اِس کے (اس حدیث شریف کے علاوہ) صِحاح سِتّہ[2] کی اور کئی حدیثیں بھی اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے اور یہ بھی سمجھ لو کہ اجر (وثواب) اعمال کا باعتبار اوقات واحوال کے (وقت اور حالت کے لحاظ سے) مختلف ہوتا ہے۔ اسی واسطے ثواب صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جنہوں نے ابتداءِ اسلام میں ترویج علم (علم کی نشرواشاعت) اور تائید دیں (دین اسلام کی حمایت وسربلندی) میں جاں نثاری (جانوں کی قربانیاں دیں) اور کوشش کی اور (دیگر) لوگوں کے ثواب سے مراتب (درجے) میں (ان کا ثواب) زیادہ ہے۔ پس جو لوگ اس زمانے میں کہ وقتِ غربتِ اسلام (اسلام سے دوری کا زمانہ) ہے ترویج علم اور تائید دین میں کوشش کریں گے اگلے بادشاہوں اور امیروں سے جنہوں نے اس باب (اشاعتِ علم اور حمایتِ دین) میں سعی (کوشش) کی وہ زیادہ ثواب پاویں گے کہ وہ (بادشاہ اور امیر لوگ) بہ نسبت اِن (اِس زمانے والوں) کے زیادہ قدرت اور ثَروت (دولت) رکھتے تھے اور اُن کے وقت میں علم کی روز بروز ترقی تھی بخلاف اس زمانہ کے کہ خلق (مخلوق)

[1] ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

[2] ...صِحاح سِتّہ سے مراد حدیث کی چھ مشہور کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداوٗد، نسائی اور ابن ماجہ ہیں۔

محبتِ دنیا میں مشغوف (رغبت رکھتی) اور بہمہ تن (مکمل طور پر) اس کی طلب میں مصروف ہے اور علم دین کم ہوتا جاتا ہے، نہ کوئی پڑھتا ہے نہ پڑھاتا ہے۔

اگر یہی صورت رہی تو چند (تھوڑے) عرصہ میں علم کا نشان ان ملکوں (برصغیر پاک وہند وغیرہ) میں باقی نہ رہے گا اور جب علم نہ رہے گا دین بھی نہ رہے گا۔ عوام فرائض وواجبات (فرض اور واجب باتیں)، احکامِ صوم وصلاۃ (نماز روزہ کے احکام) کس سے دریافت کریں گے اور شیطان کے وسوسوں اور اس کے اعتراضوں کے جواب کس سے پوچھیں گے؟ آخر کار گمراہ ہو جاوینگے[1] اور جو لوگ تقلیداً (دیکھا دیکھی) دین پر ثابت قدم رہیں گے نام کے مسلمان رہ جاوینگے۔

مخلوق کی بربادی کا سبب:

(حضرت سیّدُنا) امام مُحِیُّ السُّنہ بَغَوی سعید بن جُبیر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) سے نقل کرتے ہیں کہ ہلاکِ خَلْق (مخلوق کی بربادی) کی علامت موت علما کی ہے یعنی جب علما مر جاویں گے لوگ ہلاک ہو جاوینگے۔[2]

اور (حضرت سیّدُنا) عطا خُراسانی (قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی) قولہ تعالٰی (اس فرمانِ باری

---

❶...

کیوں رنگ حق پوش میں آؤ   غیرت پکڑو جوش میں آؤ
مذہب کے آغوش میں آؤ   غافل بندو ہوش میں آؤ

(اکبر الہ آبادی)

❷...تفسیر البغوی، پ ۱۳، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ: ۴۱، ۲/ ۱۹، بتغیر قلیل

تعالیٰ) "اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا[1]" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نقصانِ زمین سے علما اور فقہا کی موت مراد ہے کہ جب علما نہ رہیں گے خلق (مخلوق) بیلوں اور گدھوں کے مانند عقل سے بے بہرہ (محروم) اور شُتر بے مہار (آوارہ اونٹوں) کی طرح بے باک (بے پروا) اور بے قید (آزاد) ہو جاویں گے۔ اُس وقت انتظام عالَم (دنیا کا نظام) درہم برہم ہو جاوے گا اور قتل اور غارت اور وَبا و طاعون کی کثرت ہو گی (یعنی علم و علما سے محرومی ان آفات کا سبب ہے)۔ پس زمین چار طرف سے ویران اور خلق (مخلوق) روز بروز کم ہو گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

عالَم کی تخلیق کا مقصد:

اور ظاہر ہے کہ مقصود پیدائش عالَم (جن وانس کی تخلیق) سے (اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی) معرفت (پہچان) و عبادت ہے[2] اور جب عالِم (علم والے) نہ رہیں گے عبادت کون کرے گا اور جب عالَم (جہان) اِن دونوں (معرفت اور عبادت) سے خالی ہو جاوے گا اور مقصود پر مشتمل نہ رہے گا نِکَمَّا (بے کار) اور مٹانے کے قابل ٹھہرے گا۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ جس طرح دین کا باقی رہنا بے علم دُشوار ہے اسی طرح بقاءِ عالَم (جہان کا باقی رہنا) بھی بے اس (بغیر علم) کے بیکار۔ پس اس دولت (علم) کو کھونا دونوں عالَم (دنیا و آخرت) کی زندگی سے ہاتھ دھونا ہے۔

1... بیشک ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں۔ ۱۲ مترجم (پ۱۳، الرعد: ۴۱)

2... فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ۲۷، الذٰریٰت: ۵۶)

غفلت سے بیدار ہوجاؤ!

اے مسلمانو! خدا کے واسطے خواب غفلت سے بیدار ہو اور علم دین کو کہ آمادۂ سفر آخرت ہے (یعنی دنیا سے رخصت ہونے کو ہے، اسے) روکو۔ دنیا کے جھگڑوں میں شب وروز مشغول رہتے ہو کسی وقت تو اِدھر بھی توجہ کرو۔ ہزاروں روپیہ آسائش فانی (ختم ہوجانے والی راحت) کے واسطے صرف کرتے ہو کچھ تو راحتِ جاوِدانی (ہمیشہ رہنے والی راحت) کے لئے خرچ کرو کہ وہاں تمہارے کام آوے اور یہاں تم کو ہر بلا سے بچاوے۔ ایک عرصہ کے بعد ندامت اٹھاؤ گے ہر چند (کتنی ہی) کوشش کروگے اس دولت کو نہ پاؤ گے۔

بعض مالداروں کے تین عذر:

بعض صاحب ایسی باتیں سُن کر تین عذر پیش کرتے ہیں۔

﴿1﴾... اوّل: کہتے ہیں کہ ہم نادار (غریب) اور قرضدار ہیں۔

سو اگر یہ بیان غلط ہے جب تو بڑا ہی غضب ہے، بالفرض اگر خلق (لوگوں) نے سچ جانا (یعنی انہیں نادار و قرضدار سمجھا مگر) خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک تو جھوٹے ٹھہریں گے اور جو سچ ہے (یعنی اگر حقیقت میں مفلس و قرضدار ہیں) تو دنیا کے کاموں میں ہزاروں روپیہ بے فائدہ اٹھانا (خرچ کرنا) اور خدا (تعالیٰ) کے کام میں مآل سوچنا (انجام کی فکر کرنا) نِری ناشکری ہے۔ اگر قرض سے ڈرتے (تو ضرور) سامانِ اِمارت (امیری کی علامات) اور تکلفِ ریاست (سرداری کی نمائش) دور کرتے۔

﴿2﴾... دُوُم: کہتے ہیں کہ ہم اپنی توفیق کے موافق دوسرے امر خیر (نیک کام) میں صرف (خرچ) کرتے ہیں۔

سو اگر ہو سکے اِس (کام) میں بھی صرف کریں، نہیں تو دونوں کاموں کو میزانِ عقل (عقل کے ترازو) سے تولیں جس میں زیادہ ثواب دیکھیں اختیار کریں۔

﴿3﴾... سِوم: کہتے ہیں: یہ کام کچھ فرض نہیں، جس کو خدا (عَزَّوَجَلَّ) توفیق دے (وہ) کرے، ہم سے تو فرائض بھی نہیں ادا ہو سکتے۔

سو یہ کیا ضرور ہے جو روزہ نہ رکھے نماز بھی نہ پڑھے! (انہیں چاہیے کہ) فرائض بھی ادا کریں اور علم فرائض کی ترویج (نشرواشاعت) میں بھی مشغول رہیں۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے بقدر زکوٰۃ ہی کے دیں کہ زکوٰۃ خدا (تعالیٰ) کا قرض اور ان (مالداروں) پر فرض ہے۔ اگر یہاں نہ دیں گے قیامت کے دن سخت مصیبت میں پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ(۳۴) یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اُس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُن کو بشارت دے ساتھ دکھ دینے والی مار (دردناک عذاب) کے جس دن گرم کیا جائے گا وہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جاویں گی اُس سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یعنی پھر اُن سے کہا جاویگا یہ وہ ہے جو

تَكْنِزُوْنَ﴿۳۵﴾ تم نے جمع کیا اپنی جانوں کیلئے پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔

(پ۱۰، التوبۃ: ۳۴، ۳۵)

غنی طالب علم کو زکوٰۃ لینا کیسا؟

اور یہ بھی سمجھ لو کہ غنی طالب علم کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگر طلب علم میں (دورانِ تعلیم) کسب کی فرصت نہ رکھتا ہو۔ دُرِّ مُختار میں لکھا ہے: وَبِهٰذَا التَّعْلِيْلِ يَقْوٰى مَا نُسِبَ لِلْوَاقِعَاتِ مِنْ اَنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَجُوْزُ لَهٗ اَخْذُ الزَّكٰوةِ وَلَوْ غَنِيًّا اِذَا فَرَّغَ نَفْسَهٗ لِاِفَادَةِ الْعِلْمِ وَاسْتِفَادَتِهٖ بِعَجْزِهٖ عَنِ الْكَسْبِ، وَالْحَاجَةُ دَاعِيَةٌ اِلٰى مَا لَابُدَّ مِنْهُ، هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ[1]

اور جو اہل زکوٰۃ احتیاطاً مہتمم مَدْرَسہ سے کہہ دیں کہ ہمارا روپیہ محتاج طلبہ کو دیا کرو، (یہ) بہتر ہے۔ هٰذَا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ

اَلْفَهُ الْعَبْدُ الْمُفْتَقِرُ اِلَى اللّٰهِ الْغَنِي محمد نقی علی اَلْبَرَيْلَوِيُّ عُفِيَ عَنْهُ

❀...❀...❀...❀...❀

۱...اس دلیل سے وہ (قول) قوی ہو جاتا ہے جو "واقعات" کی طرف منسوب ہے کہ طالب علم کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ غنی ہو جب کہ اپنے (خود) کو وہ خاص علم کے افادہ و استفادہ (پڑھنے پڑھانے) کے لئے خالی (فارغ) کرلے کیونکہ وہ کمانے سے قاصر (عاجز) ہو گا اور ضرورت اتنی مقدار کی مقتضی (تقاضا کرتی) ہے جو ناگزیر (ضروری ولازمی) ہے۔ یوں ہی مصنف نے ذکر کیا۔ ۱۲مترجم

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
تفسیر البغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
تفسیر النسفی	امام عبد اللہ بن احمد نسفی متوفّٰی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ ۱۴۲۱ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
خزائن العرفان	مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
الزھد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم منذری متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	حافظ یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر	حافظ ابن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۲۱ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۲۸ھ
قوت القلوب	علامہ ابو طالب محمد بن علی مکی متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ

احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد زبیدی متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
تنبیہ الغافلین	امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
منہاج العابدین	حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
المحیط البرھانی	علامہ محمود بن احمد بن عبد العزیز متوفّٰی ۶۱۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۴ھ
الاشباہ والنظائر	علامہ ابن نجیم زین الدین بن ابراہیم متوفّٰی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الدر المختار معہ رد المحتار	علامہ علاء الدین حصکفی محمد بن علی متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ ۱۴۲۰ھ
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان متوفّٰی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ

جنت میں لے جانے والے اعمال

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص حلال کھائے، سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسے لوگ تو اس وقت بہت ہیں۔" ارشاد فرمایا: "عنقریب میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔" (المستدرک للحاکم، ۵/ ۱۴۲، حدیث: ۷۱۵۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net